تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد ۰۲ شمارہ ۰۱، ۲۰۲۴

Style of Interview in "Mulakatein Kya Kya" by Altaf Hasan Qureshi

”ملاقاتیں کیا کیا“(الطاف حسن قریشی) میں مصاحبہ کا اسلوب

Adiba Sehrish
Lecturer, Department Urdu, Riphah International Collage Khurrianwala Campus
Email: Sharishadibah@gmail.com

ادیبہ سحرش
لیکچرار، شعبہ اردو، رفاہ انٹر نیشنل کالج، کھرڑیانوالہ کیمپس

Copyright: © 2023 by the authors.

This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

Abstract
"Mulakatein Kya Kya" involves interviews with twenty-three different and important personalities. These interviews cover the period from 1921 to 1977. After reading these interviews, one realizes how long these historical, social and political figures have come in history and have faced some kind of situation in life. Altaf Hassan Qureshi has made historical discoveries in the light of his experiences and observations and has recorded the circumstances of important personalities. Based on his experience and personal relationships, he made such clues in history and made such things a part of our history which had never existed before, these works are of great importance.

Keywords: Style, Interview, Mulakatein Kya Kya, Altaf Hasan Qureshi, Urdu digest, Journalism

الطاف حسن قریشی صاحب نے تاریخ پر اثر انداز ہونی والی شخصیات کے حوالے سے بہت لکھا۔ "ملاقاتیں کیا کیا" اس حوالے سے ان کی تیسری کتاب ہے اور یہ کتاب بہت اہمیت کی حامل ہے۔ انٹرویو لینے والی شخصیات کے احوال، افکار، خیالات جس طرح انٹرویو کے دوران ان کو بتائے جاتے ہیں وہ ان کو اس طرح قلمبند کرتے ہیں۔

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد ۰۲ شمارہ ۰۱، ۲۰۲۴

"ملاقاتیں کیا کیا" میں تیئس مختلف اور اہم شخصیات کے انٹرویو شامل ہے۔ یہ انٹرویو ۱۹۲۱ء سے ۱۹۷۷ء کے عرصہ پر محیط ہے۔ ان انٹرویوز کو پڑھنے کے بعد اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ان تاریخی، سماجی اور سیاسی شخصیات نے تاریخ میں کتنا لمبا سفر طے کیا ہے اور زندگی میں ان کو کسی قسم کے حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ الطاف حسن قریشی صاحب نے اپنے تجربات مشاہدات کی روشنی میں تاریخی سراغ لگایا ہے اور اہم شخصیات کے حالات قلم بند کئے ہیں۔ انھوں نے اپنے تجربہ کی بنیاد اور ذاتی تعلقات کی بناء پر تاریخ میں ایسے سراغ لگائے اور ایسی چیزوں کو ہماری تاریخ کا حصہ بنایا جو پہلے کبھی موجود نہیں تھا، ان کے یہ مصاحبے بڑی اہمیت کے حامل ہے ان مصاحبات میں انھوں نے سماجی، سیاسی شخصیات کے حالات قلم بند کئے جن سے ہمیں ان کے حالات زندگی میں در پیش آنے والے اہم فیصلے دیکھنے کو ملتے ہیں۔

جناب چودھری محمد علی جب وزارت عظمی کے عہدے سے فارغ ہوئے تو انھوں نے قومی زندگی کے حوالے سے اہم کردار ادا کیا اس طرح قیام پاکستان سے پہلے انھوں نے نازک اور مشکلات میں اپنی قابلیت کے فن سے کسی طرح کے حالات پر قابو پانے کی کوشش کی۔ الطاف حسن قریشی صاحب نے یہ معلومات جناب چودھری محمد علی کی مشہور تصنیف "" ظہور پاکستان" سے اخذ کئے۔ اس کتاب میں انھوں نے ہندوؤں کی مکاریوں سے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کی ہے اور انگریزوں کی حکمت عملی سے آگاہ کیا۔

اس طرح مولانا ظفر احمد انصاری کا انٹرویو جو ۱۹۲۲ء میں شائع ہوا اس میں انھوں نے اہم نکات کو واضح کیا کہ جمال عبدالناصر اسرائیل کو عرب کے علاقوں پر قبضہ جمانے کا بھرپور موقع دیں گا اس طرح ان کی یہ پیش گوئی سچ ثابت ہوئی اور اگلے سال ۱۹۶۷ء میں یہ واقع پیش آگیا۔ اسرائیل نے مصر کے زور پر اچانک سے فضائی حملے شروع کر دیئے اور انھوں نے چھ روز میں مغربی اردن اور شام کے علاقوں پر قبضہ کر لیا ان علاقوں پر قبضہ ہوتا مولانا الطاف حسن قریشی کی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت تھا اور انہوں نے اس بات کی پیش گوئی ایک سال پہلے نومبر ۱۹۲۲ء میں شائع ہونے والے انٹرویو میں کر دی تھی۔

الطاف حسن قریشی صاحب اپنے انٹرویوز کے بارے میں لکھتے ہوئے کہتے ہیں:

”یہ بات بہت وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ میں انٹرویو دینے والی شخصیت کے افکار، خیالات اور محسوسات پوری محنت کے ساتھ قلم بند کرتا رہا ہوں۔ “(۱)

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد ۰۲ شمارہ ۰۱، ۲۰۲۴

الطاف حسن قریشی صاحب لکھتے ہیں کہ ان کو انٹرویو لینے کا خیال کیسے آیا اور پھر یہی خیال ان کی تحریک کیلئے بنا۔ اس کے بارے میں وہ اپنی کتاب جو کے ان کی پہلی کتاب تھی ملاقاتیں" کے دیباچہ میں جس کا عنوان تھا" پہلی کرن" جو ۲۶ جون ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا۔ لکھتے ہیں:

"چھوٹے آدمیوں کو بڑے بڑے لوگوں سے ملنے کی آرزو رہتی ہے شاید اس لئے کہ اس طرح چھوٹے پین" پر "بڑے پن کا سایہ پڑا جاتا ہے اور سچ پوچھئے تو آج کل اصل قدر و قیمت "سائے" کی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا جو سائے کی طرح ساتھ لگے رہتے ہیں آخر ایک دن عمل سبحانی بن جاتے ہیں۔" (۲)

"ملاقاتیں کیا کیا" کے حوالے سے لکھتے ہوئے کہتے ہیں:

"ان خاکوں کی خصوصیات میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ ہمیں اپنے دور کی بہت سی نمایاں شخصیات کے بارے میں روشناس کراتے ہیں اور ان کو پڑھ کر زندگی کے بعض پیچیدہ و اور اہم مسائل سے متعلق ان کا نقطہ نظر ہمارے سامنے آتا ہے اور اس نقطہ نظر کی روشنی میں بہت سے گتھیاں خود بخود سلجھ جاتی ہیں۔" (۳)

الطاف حسن قریشی صاحب کا یہ تجربہ بالکل سر سرا تھا۔ تلاش یعنی تلاش حق کی اس راہ میں جس میں بہت سے سارے راستے وفادار تھے انھوں نے ہمت اور حوصلے کے ساتھ پار کئے اس ضمن میں پروفیسر وقار عظیم صاحب نے ان کی بہت مدد کی اور اس وفادار راستے میں ان کو آگے بڑھنے میں مدد فراہم کی۔

"ملاقاتیں کیا کیا" کے حوالے سے الطاف حسن قریشی کے ساتھ ساتھ معروف دانش ور اور جمہوری پبلی کیشنز کے منتظم اعلیٰ جناب فرخ سہیل صاحب کا کردار بھی بہت اہمیت کا حامل رہا ہے ان کا اہم کارنامہ انٹرویو کو کتابی شکیل فراہم کرنا ان کی اس کوشش کی وجہ سے نوجوان نسل کے لوگوں میں زندگی میں محنت کرنے اور اعلیٰ مقام حاصل کرنے کی لگن پیدا ہو سکتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اہم بات کہ نئی نسل میں تاریخی شعور پیدا ہو گا جو آج کے زمانے کے حوالے سے بالکل ختم ہو تا جا رہا ہے۔

تحریر
مجلہ زبان و ادب
جلد ۰۲ شمارہ ۰۱، ۲۰۲۴

"ملاقاتیں کیا کیا" حوالے سے الطاف حسن قریشی کے ہوتے ایفان حسن قریشی کی محنت بڑی اہمیت کی حامل ہے جنھوں نے بھرپور محنت کے ساتھ اور پوری ولجمعی کے ساتھ اس کتاب کو مرتب کیا اور اس سلسلے میں اپنا کردار بھرپور ادا کیا۔ الطاف حسن قریشی صاحب کے دوست جناب سجاد میر اور پروفیسر سید جعفر کا کردار بھی اہمیت کا حامل ہے انھوں نے الطاف حسن قریشی کے عظیم شاہکار "ملاقاتیں کیا کیا" کے حوالے سے اپنے تاثرات پیش کئے۔

انٹرویو کے بارے تاثرات اور ان کو کتابی شکل دینے کے علاوہ اہم کام کمپوزنگ کی ذمہ داری ہے اس سلسلے میں الطاف حسن قریشی کے رفقائے کار عزیزم سہیل اور محمد طاہر حجازی نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ جنھوں نے اس کتاب کی کمپوزنگ کی ذمہ داری بڑی محنت سے ادا کی۔ موجودہ کتاب پہلی بار جنوری ۲۰۱۲ء میں سامنے آئی اور ہاتھوں ہاتھ لی گئیں اور صرف چار ماہ کے عرصے میں اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا۔ ڈاکٹر خورشید رضوی لکھتے ہیں:

> "کتاب میں شامل تئیس (۲۳) مصاحبوں میں جن لوگوں کی شخصیات کو محفوظ کیا گیا ہے اور ان میں ہر ایک کے ساتھ عظیم کا لفظ شامل کیا ان میں سے ہر ایک نے اپنے اردگرد کے حالات سے گہرے اثر لئے ہیں اور ان شخصیات "ملاقاتیں کیا کیا" کے حوالے سے مصاحبہ کے طریقہ کار کو تین نکات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔" (۴)

۱۔ ملاقات طے کرنا

۲۔ مصاحبہ کو ریکارڈ کرنا

۳۔ دوبارہ مرتب کرنا

ملاقات طے کرنا کے حوالے سے الطاف حسن قریشی کا منفرد انداز نظر آتا ہے۔ جنرل محمد ایوب خاں کے دور میں جب صحافت پر کڑی پابندیاں عائد تھی تو کسی بھی سیاسی شخصیت کا انٹرویو کرنا اور اس کے بارے میں لکھنا بہت ہی مشکل بات تھی لیکن ایسے وقت میں الطاف حسن قریشی صاحب نے سیاسی اور عظیم سماجی شخصیات کے انٹرویو کا سلسلہ شروع کیا۔ انٹرویو کے طریقہ کار میں الطاف حسن قریشی صاحب نے جو طریقہ اختیار کیا وہ منفرد حیثیت کا حامل تھا اس طریقہ کار میں وہ بھی ادبی سماجی شخصیت کا انٹرویو کرتے اس کو ماہنامہ "اُردو ڈائجسٹ" میں چھاپ دینے سے لوگ آپ کے اگلے انٹرویو کے کچھ اہم نکات کو قومی اخبارات

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد ۰۲ شمارہ ۰۱، ۲۰۲۴

میں بھی نمایاں کر دیا جاتا تھا ان اہم نکات کو پڑھنے سے عوام میں شعور کی لہر دوڑتی تھی اور ان کے اندر نئے جذبوں کی آبیاری تشکیل پائی تھی۔ ملاقات کا وقت ملے ہونے کے بعد اس شخصیت کا انٹرویو کہا جاتا پھر اس انٹرویو کو وہی ریکارڈ کر لیا جاتا اور اس انٹرویو کو دوبارہ سے مرتب کر لیا جاتا، ریکارڈ کرنے سے مصاحبہ کا طریقہ کار زیادہ با اثر ہو جاتا ہے اور اس طرح کہنے والا اپنی بات سے انکار بھی نہیں کر سکتا اور یہ طریقہ مصاحبہ کے لئے زیادہ موثر ثابت ہوتا ہے۔

الطاف حسن قریشی صاحب کا انٹرویو کا یہ سلسلہ اور فکر انگیز عمل ایوب خان، آغا محمد، یحیٰی خان، ذوالفقار علی بھٹو، جنرل ضیاء الحق اور جنرل پرویز مشرف سے لے کر آج بھی کسی نہ کسی شکل میں جاری وساری نظر آتا ہے۔ اس طرح ان عظیم سیاسی شخصیات کے علاوہ دیگر سماجی شخصیات کے بارے میں بھی الطاف حسن قریشی صاحب پیش پیش رہے۔ انھوں نے عظیم سماجی اور ادبی شخصیات کے بارے میں لکھا اور اپنے انٹرویو کے عظیم سلسلے میں لوگوں کو اس سے روشناس کروایا۔ اس طرح الطاف حسن قریشی صاحب کا انٹرویو کا یہ سلسلہ قومی خدمت کے لئے وقف رہا۔ در اصل الطاف حسن قریشی صاحب اردو صحافت کی اس درخشاں کے امین ہیں جس کی بنیاد مولانا ظفر علی خان، مولانا محمد علی جوہر، شورش کاشمیری، اور نصر اللہ خال عزیز اور حمید نظامی جیسے عظیم لوگوں نے رکھی اور اس روایت کو آگے بڑھایا۔

ہندوستان کے غیر معروف علاقے میں آنکھ کھولنے والے اس عظیم صحافی نے وہ کام کر دیکھایا جو اس سے پہلے اوپر بیان کیئے گئے لوگوں نے کیا اور ہمت اور لگن سے اس پیشے میں آگے بڑھتے گئے۔ الطاف حسن قریشی صاحب نے حالات کو جیسا دیکھا ویسے ہی بیان کیا اور اس بیان کا مقصد عوام میں کسی قسم کی تھرتھلی پیدا کرنا بالکل نہیں تھا بلکہ عوام کو حقیقت سے آگاہ کرنا تھا اور کسی بھیق سم کی شہرت سے ہٹ کر اپنے مقصد کو پیش نظر رکھنا تھا الطاف حسن قریشی صاحب اپنی مقصد کی لگن میں دھن آگے بڑھتے چلے گئے انہیں شہرت سے کوئی دلچسپی نہیں تھی بلکہ ان کا اصل مقصد حیات ہی ان کا متن تھا اور اس مشن کی راہ میں پیش آنے والی تمام مشکلات کو انھوں نے اپنے مقصد میں کبھی حائل نہیں ہونے دیا۔

الطاف حسن قریشی صاحب کے انٹرویو کو دوبارہ مرتب کرنے کا سلسلہ فکر انگیز ہے۔ انھوں نے انٹرویو کو سلسلہ وار ماہنامہ اردو ڈائجسٹ میں چھاپا لیکن بعد میں انٹرویو کو باقاعدہ کتاب کی شکل میں ان کے ہوتے ایلان حسن قریشی نے مرتب کیا اور ایک کتاب کی شکل میں ان انٹرویو کو چھوپ کر عوام عوام اور موجو دو لوگوں کے لئے ایک برا سرمایہ فراہم کیا۔ ان انٹر دیو کو

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد ۰۲ شمارہ ۰۱، ۲۰۲۴

پڑھنے کے بعد عظیم سیاسی، سماجی اور ادبی شخصیات کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے کہ کسی طرح ان عظیم شخصیات نے اپنی زندگی میں اپنے مقصد کو اپنا مقصد حیات بنایا اور اس کے لئے کوشش جاری رکھی۔ عظیم شخصیات کے بارے میں لکھنے کا سلسلہ الطاف حسن قریشی کے ذوق کی داد ہے۔

الطاف حسن قریشی صاحب نے اپنے انٹر دیو میں وہی لکھا جو بیان کرنے والی شخصیات نے بیان کیا انھوں نے اسے لکھنے میں کسی بھی قسم کی کوئی زیادتی نہیں کی اور نہ ہی کسی قسم کی بد دیانتی سے کام لیا۔ اس سلسلے میں الطاف حسن قریشی صاحب کے انٹر ویوان کی بے باک شخصیت کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

کا تنوع زندگی کی گوناگوں مصروفیات
کے تاروپود کو ابھار کر سامنے لاتا ہے (۵)

"ملاقاتیں کیا کیا" کے حوالے سے اہم شخصیات اور انٹرویو شائع ہونے کی تواریخ

۱۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی

یہ انٹرویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔

۲۔ جسٹس ایس۔ اے۔ رحمن

یہ انٹرویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے جون ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا۔

۳۔ ذوالفقار علی بھٹو

یہ انٹرویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے جون ۱۹۶۴ء میں شائع ہوا۔

۴۔ شیخ مجیب الرحمن

یہ انٹرویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شہرے جولائی ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔

۵۔ جنرل محمد ضیاء الحق

یہ انٹرویو ماہنامہ اُردو ڈائجسٹ کے شمارے ۱۹۷۷ء میں شائع ہوا۔

تحریر
مجلہ زبان و ادب
جلد ۰۲ شمارہ ۰۱، ۲۰۲۴

۶۔ خادم الحرمین شاہ فیصل

یہ انٹرویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے جنوری ۱۹۶۸ء میں شائع ہوا۔

۷۔ سلیمان ڈیمرل

یہ انٹرویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے جنوری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا

۸۔ خان قلات احمد یار خان بلوچ

یہ انٹرویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے ستمبر ۱۹۷۳ء میں شائع ہوا۔

۹۔ چیف جسٹس اے آر کارنیلس

یہ انٹرویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے جنوری ۱۹۶۴ء میں شائع ہوا۔

۱۰۔ ڈاکٹر سید عبداللہ

یہ انٹرویو ماہنامہ اُردو ڈائجسٹ کے شمارے جولائی ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا۔

۱۱۔ اے کے بروہی

یہ انٹرویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے جون ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔

۱۲۔ غلام رسول مہر

یہ انٹرویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے اگست ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا۔

۱۳۔ ڈاکٹر مس خدیجہ فیروز الدین

یہ انٹرویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے نومبر ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا۔

۱۴۔ مولوی تمیز الدین خاں

یہ انٹرویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے اگست ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔

۱۵۔ پروفیسر حمید احمد خاں

یہ انٹرویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے جولائی ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔

۱۶۔ڈاکٹر عبد الرحمن باکر

یہ انٹر ویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے مارچ ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔

۱۷۔چودھری محمد علی

یہ انٹر ویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے جنوری ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا۔

۱۸۔حکیم محمد سعید دہلوی

یہ انٹر ویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے نومبر ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا۔

۱۹۔جسٹس محمود الرحمن

یہ انٹر ویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے نومبر ۱۹۶۴ء میں شائع ہوا۔

۲۰۔ایس۔ایم۔ظفر

یہ انٹر ویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے جون ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا۔

۲۱۔مولانا ظفر احمد انصاری

یہ انٹر ویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے نومبر ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا۔

۲۲۔قدرت اللہ شہاب

یہ انٹر ویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے نومبر ۱۹۶۷ء میں شائع ہوا۔

۲۳۔ائیر مارشل اصغر خال

یہ انٹر ویو ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے شمارے اپریل ۱۹۶۸ء میں شائع ہوا۔

اسلوب کسی بھی مصنف کی شخصیت کا اہم حصہ ہوتا ہے اور وہی اسلوب اس کی پہچان بھی بنتا ہے اور وہی اسلوب اس مصنف یا شخصیت کو دوسے ہم عصر لوگوں سے الگ پہچان بنانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اچھا انداز نگارش محنت اور کاوش کے بغیر کبھی حاصل نہیں ہوتا ہے۔ الفاظ کا صحیح اور مناسب استعمال خیال اور محنت کے بغیر نہیں آتا اگر مصنف اپنے قاری سے خوش اخلاقی سے بات کرنا چاہتا ہے تو وہ اس مقصد کے لئے وقیق اور پیچیدہ الفاظ کا استعمال نہیں کر سکتا ورنہ اسی کا مقصد پورا نہیں ہو گا

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد ۰۲ شمارہ ۰۱، ۲۰۲۴

اس لئے اسلوب یعنی انداز نگارش میں ان باتوں کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس ضمن میں سید عابد علی عابد لکھتے ہیں:

''نثر کی سادگی اور شعر کی سادگی جدا نوعیت کی ہوتی ہے البتہ تشبیہ واستعارہ کے استعمال میں فن کار اپنے مطلب کی توضیح بھی کر لیتا ہے اور اسے ایک خاص قسم کی تعین خوبصورتی بھی عطا کرتا ہے۔'' (۶)

اسلوب کے حوالے سے یہاں بہت ساری باتیں اہمیت کی حامل ہیں وہاں اس میں الفاظ کا انتخاب اور الفاظ کی پیش کش بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ ملاقاتیں کیا کیا کے حوالے سے الطاف حسن قریشی صاحب کا انداز نگارش ایک نیا انداز لئے ہوئے انھوں نے سادہ الفاظ کا استعمال کیا ہے جو عام قاری کے ذہن تک بھی رسائی رکھتا ہے ان کے انداز میں روانگی پائی جاتی ہے بات کو تسلسل کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ مشکل الفاظ کا استعمال کم کرتے ہیں اگر کہیں کوئی ایسا لفظ موجود بھی ہو تو واقعات کو اتنے تسلسل کے ساتھ پیش کرتے ہیں کہ اس لفظ کا معنی خود بخود قاری کے ذہن میں اتر جاتا ہے۔ عبارت میں سادگی اور سلامت کا انداز ان کے اس بیان سے بخوبی واضح ہوتا ہے۔

''میں جب گنگن پور میں تھا تو معلوم ہوا کہ لوگ نماز میں تراویح سے پابند نہیں ہے رمضان المبارک کا موسم قریب آیا تو میں نے لوگوں کو اس کا شعور دلایا ور لوگوں کا سویا ہوا دینی جذبہ بیدار کیا اور قصبے کی وسیع و عریق مسجد نمازیوں سے بھر گئی اور لوگوں کا سویا ہوا دینی جذبہ پھر سے بیدار ہو گیا۔'' (۷)

یہاں واقعات کو روانی کے ساتھ بیان کرنا الطاف حسن قریشی کے انداز نگارش کی خوبی ہے وہاں ان کے ہاں الفاظ کی پیش کا انداز بھی بہت خوبصوت ہے۔ اپنے مصاحبوں میں جب وہ کسی شخصیت کا بیان کرتے ہیں تو اس کے بارے میں ایسے الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں اور ایسی روانی کا سلسلہ شروع کرتے ہیں کہ دل اس تحریر کو بار بار نظر گوش کرنا چاہتا ہے ۔ جسٹس۔ ایس۔ رحمن کے بارے میں لکھتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:

''جسٹس صاحب متانت و شفقت کا ایک حسین پیکر ہیں ان کی آنکھوں سے مسکراہٹوں کے جھرنے پھوٹتے ہیں اور چہرے پر شگفتگی اور سنجیدگی کے کچھ ایسے تناسب سے عکس ریز

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد ۰۲ شمارہ ۰۱، ۲۰۲۴

ہے کہ زندگی ایک سہانا خواب محسوس ہوتی ہے۔ ان کے لب ولہجے میں شہد کی مٹھاس اور زبان شائستگی سے وھلی ہوئی ہے۔"(۸)

الطاف حسن قریشی صاحب کے اسلوب میں سوالیہ انداز بھی نظر آتا ہے وہ اپنے انداز نگارش میں سوالیہ اندازالتیار کرتے ہوئے قاری کے ذہن پر سوچنے کے لئے ایک لہر پیدا کرتے ہیں اور قاری اس انداز نگارش میں کھو کر رہ جاتا ہے۔ ذیل میں ان کے سوالیہ انداز کی کچھ مثالیں پیش کی جارہی ہیں:

۱۔ الفاظ میں اگر خلوص کی چاشنی اور محبت وشفقت کا رس بھرا ہو تو وہاں اکتابت کا کیا کام؟

۲۔ جسٹس صاحب سے اچانک موضوع بدل کر کچھ سوالیہ انداز میں اس طرح بات کرتے ہوئے:" آپ کے زندیک ہمارے میں اور ہمارے معاشرے میں کون سا انتہائی خطرناک رحجان پرورش پارہاہے اور اس کی روک تھام کیسے ممکن ہے؟

۳۔ سید ابو الاعلیٰ موردی سے بات کرتے ہوئے اچانک ان سے سوال کرتے ہیں: آپ کے نزدیک آن اردو کا سب سے بڑا نثر نگار کون ہے؟"

۴۔ شیخ مجیب الرحمن سے بات کرتے ہوئے جب انھوں نے الطاف حسن قریشی صاحب سے کہا کہ ان کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں اور ان کو سازشوں سے خطرالاحق ہے تو الطاف حسن قریشی صاحب نے بات کو نیا انداز دینے کے لئے فوراً ان سے سوال کیا" آپ کی جامعت کتنے فی صد نشینی حاصل کرلے گی؟"

یہاں الطاف حسن قریشی صاحب کے پاس انداز نگارش میں سوالیہ انداز موجود ہے وہاں ان کے اسلوب ایک اور خوبی نئے الفاظ کا استعمال اور الفاظ کا بر محل استعمال بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ذیل میں ان الفاظ کی ایک فہرست پیش کی جارہی ہے:

۱۔ ادادی صحافت

۲۔ محبت کا زم زم

۳۔ صحافتی بریونگ

۴۔ حسنی انقلابی

۵۔ وطن عزیز کی الف لیلی

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد ۰۲ شمارہ ۰۱، ۲۰۲۴

۶۔ گل رعنا

۷۔ برہمن قیادت

۸۔ انجوم عاشقان

۹۔ وکوچہ جاناں

۱۰ متر دوجاں فزا

۱۱ - جلالتہ الملک

۱۲ تغییر لطیف

۱۳ اندوہ گیس

۱۴ دیدودر

۱۵ - فتادوصحرا نشیں

۱۶ گردش لیل ونہار

۱۷۔ گفتار انیس

۱۸ برق وشرر

۱۹ قصر خاور

۲۰ - تشنگان شوق

الفاظ کی تراکیب اور نت نئے الفاظ کے استعمال کے علاوہ الطاف حسن قریشی کے اسلوب یعنی انداز نگارش میں تاریخی پہلوں پایا جاتا ہے ان کے ہاں تاریخی واقعات اور تاریخی واقعات میں عظیم لوگوں کے سوالھی حالات بڑی اہمیت کے حامل ہے۔ اس سلسلے میں ان کا لہجہ بہت ہی پر سکون اور دھیما ہے ملاقاتیں کیا کیا" کے حوالے سے یہ خاکے اور عظیم لوگوں کے سوالی حالات فکر انگیز ہیں ان خاکوں کو مرتب کرتے وقت تمام باتوں کو پیش لحاظ رکھا گیا ہے ان کی ترتیب اور تدوین میں تمام فنی لوازم کو مکمل حیثیت دی گئی ہے۔ ان تمام مصاحبات میں کسی بھی ادبی، سیاسی، یا سماجی شخصیت کا کوئی بھی خاکہ ایسا نہیں ہے۔ جس کو پڑھتے

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد ۰۲ شمارہ ۰۱، ۲۰۲۴

وقت وقت محسوس یا پھر شوق اور تسلسل بر قرار نہ رہے بلکہ ان تمام مصاحبات میں نت نئی رنگت یگانگت اور زندگی کو نئے انداز نگارش سے بیاں کیا ہے۔

الطاف حسن قریشی نے اپنے انداز نگارش میں عمومیت کا پہلو پیش رکھا ہے تمام سیاسی، سماجی اور ادبی شخصیات کے خاکوں کو اس انداز میں بیان کیا ہے کہ قاری کو پڑھنے اور ان کو سمجھنے میں وقت محسوس نہ ہو۔ الطاف حسن قریشی نے انٹرویو میں انٹرویو دینے والا کے خیالات اور اس کے نظریات کو ویسے ہی بیان کیا ہے جیسے کہ انہوں نے اپنے سوالات کے نتیجے میں اس کو پایا انہوں نے کسی بھی خیالات کو بدلنے یا پھر اس میں "قطع وبرید" سے کام نہیں لیا ایک موقع پر شیخ مجیب الرحمن نے اردو ڈائجسٹ" میں چھپنے والا انٹرویو میں بیان کچھ باتوں کو ماننے سے انکار کر دیا اور بعض باتوں کی مکمل طور پر تردید کر دی لیکن اس موقع پر جب انٹرویو ہو رہا تھا بیگم اختر سلمان بھی موجود تھیں جنہوں نے انٹرویو میں چھپنے والی باتوں کی تصدیق کی کہ یہ باتیں انٹرویو میں ہو چکی ہیں اس طرح شیخ مجیب الرحمٰن کی طرف سے تردید کا یہ اثر بالکل ختم ہو گیا اور طریقہ کار الطاف حسن قریشی کی طرف سے ظاہر کرتا ہے کہ وہ انداز نگارش میں یہاں نت نئے الفاظ سوالی حالات۔ سلیس زبان کا استعمال کرتے ہیں وہاں ان کے ہاں حالات کو اور واقعات کو مسیحائی کے ساتھ بیان کرنے کا ہنر بھی پایا جاتا ہے۔

ملاقاتیں کیا کیا" کے حوالے سے الطاف حسن قریشی کے انداز نگارش میں تاریخی پہلو موجود ہیں تمام سیاسی سماجی وادبی شخصیات کے ساتھ ساتھ ان سے جڑے تاریخی واقعات کے بارے میں راہنمائی ملتی ہے اور تاریخی میں ہونے والے واقعات کے بارے میں اور ان سے جڑی شخصیات کے بارے اتنا جامع اور وسیع انداز اس سے پہلے کم ہی ملتا ہے۔ اور الطاف حسن قریشی کے انداز نگارش کی پہلی اور اہم خوبی ہے کہ وہ ایسا الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں جن سے تازگی کی خوشبو آتی ہے وہ امید پھیلاتے ہیں اور مایوسی کو رفع دفع کرتے ہیں۔ اور اپنے ملک عزیز کے لیے خوبصورت مستقبل کے خواہاں ہے۔ الطاف حسن قریشی کی تحریریں جذب میں ڈوبی ہے اور وہ پیکر محبت ہے اور یہی محبت اور سچائی ان کی تحریروں میں نظر آتی ہے۔ انداز نگارش میں یہاں اور بہت سی خوبیاں ہوتی ہیں وہاں نثر کی سب سے بڑی خوبی واضح اور صاف الفاظ کا استعمال ہونا اور یہی خوبی ہمیں الطاف حسن قریشی کے اسلوب میں ملتی ہے اور یہی بیان ان کا ان کے اندر از نگارش کو دلچسپ بنا دیتا ہے۔

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد ۰۲ شمارہ ۰۱، ۲۰۲۴

جذبات کا اتار چڑھاؤ پستی و بلندی اور مختلف واقعات میں مختلف قسم کی کیفیتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ ان تمام کیفیات کا اظہار اور مناسب الفاظ انتخاب انداز نگارش میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ الطاف حسن قریشی کے انداز نگارش میں یہ چیز واضح ملتی ہے۔ خوشی، رنج وملال وغیرہ کی حالت کو بیان کرنے کے لیے انہوں نے بہترین پیرائیہ انداز اختیار کیا ہے۔

عام طور پر نئی کئی تراکیب کا ستعال اور محاورات کا استعمال کئی ادباء کے انداز نگارش کا خاصا ہے الطاف ح حسن قریشی کے انداز نگارش میں نئی نئی تراکیب کا استعمال کم ملتا ہے چونکہ ان کی شخصیت سیدھی سادھی اور ان کے انداز نگارش کی اہم خوبی جذباتی تموج سے ناآشنا ان کے انداز نگارش میں جذباتیت بہت کم ملتی ہے۔ ان کی تحریروں میں خود نمائی کا پہلو بہت کم نظر آتا ہے۔ اور وہ خود پرستی سے بھی عاری نظر آتے ہیں۔

الطاف حسن قریشی کے انٹرویو ادب کی وہ کڑی ہے جس نے ماضی کو حال سے جوڑا اور مستقبل کی راہیں ہموار کیں اور مستقبل کے لیے واضح نشان چھوڑے الطاف حسن قریشی صاحب ایک صحافی ہونے کے ساتھ ایک ادبی شخصیت بن کر اُبھرے ان کی تحریروں میں جو انداز ہے اس سے ہمیں ان کا ادب کے بارے میں رجحان کا پتہ چلتا ہے۔

الطاف حسن قریشی صحافت اور اردو ادب کی تاریخ میں ایک روشن باب کی حیثیت رکھتے ہیں اردو انٹرویو میں ایک قد آور شخصیت ہے انہوں نے انٹرویو کی روایت کو چاہت بخشی الطاف حسن قریشی کامیاب ادبی صحافی اور اعلی درجہ کے مترجم بھی تھے۔ الطاف حسن قریشی ہماری تہذیب کے ایک معتبر رمز شناس تھے۔ الطاف حسن قریشی کے انداز نگارش ہمیں تنقیدی اسلوب بہت کم ملتا ہے ان کے ہاں تحقیقی انداز کار جان ہے اگر ہمیں ان کے انداز نگارش میں کہیں تنقیدی اسلوب بھی انداز نگارش ملتا بھی ہے تو وہ مثبت انداز میں ہوتی ہے۔

الطاف حسن قریشی میدان صحافت کے فیلڈ مارشل ہے اور صحافت ایک ایسا میدان ہے جس میں ایک بار قلم اٹھ گیا تو پھر زندگی کی آخری سانس تک انسان اس میں سے ریٹائرڈ نہیں ہو پاتا الطاف حسن قریشی نے ساری زندگی جمہوریت اور آزادی صحافت واظہار کی خاطر لڑنے میں گزار دی ہے۔

ہم رند خاک وخوں میں اٹے ہاتھ بھی کٹے
نکلے نہ اے بہار تیرے گیسوں کے خم (۹)

تحریر
مجلہ زبان وادب
جلد ۰۲ شمارہ ۰۱، ۲۰۲۴

حوالہ جات

۱. الطاف حسن قریشی: "ملاقاتیں کیا کیا"(مرتب) ایفان حسن قریشی: جمہوری پبلی کیشنز، لاہور س ن، ص ۷
۲. ایضاً، ص ۱۰
۳. ایضاً، ص ۱۴
۴. ڈاکٹر طاہر مسعود: "الطاف صحافت" قرطاس، کراچی، ۲۰۱۸، ص ۳۱۴
۵. ماجد مشتاق رائے: "اسلوب نگارش" عبداللہ اکیڈمی، لاہور، کان، ص ۱۲
۶. ایضاً، ص ۵۱۵
۷. ڈاکٹر طاہر مسعود: "الطاف صحافت ص ۵۱۵
۸. الطاف حسن قریشی: "ملاقاتیں کیا کیا" ص ۵۷
۹. ڈاکٹر طاہر مسعود: "الطاف صحافت" ص ۳۸۶